

نظام عدل-تحریک لبیک پاکستان

حکومت آئین کے آرٹیکل 31 کے تحت اسلامی طرز انصاف کا نظام قائم کرنے کی پابند ہے
لہذا ہمارا مطالبہ ہے کہ حکومت اسلامی طرز انصاف کا نظام قائم کرنے کیلئے درج ذیل 10 نکاتی نوٹیفیکیشن جاری کرے

حکومت پاکستان۔ نوٹیفیکیشن برائے اسلامی طرز انصاف

1۔ آئین کے آرٹیکل 31 کے تحت ہر پاکستانی کو قرآن و سنت کے مطابق انصاف کا نظام دینے کیلئے سپریم کورٹ، ہائی کورٹس اور ماتحت عدالتوں کے تمام جج صاحبان، صدر، وزیراعظم، وفاقی اور صوبائی وزراء، مشیر، عسکری اور سول اداروں کے تمام افسران، تمام صوبوں کے سول سیکرٹریٹ کے افسران اور تمام اضلاع کی انتظامیہ کے تمام افسران قانون سازی کے بعد اپنے تمام فیصلے اور احکامات قرآن و سنت کی روشنی میں لکھنے کے پابند کیئے جاتے ہیں، اُن کا کوئی فیصلہ یا حکم اور نوٹیفیکیشن قرآن و سنت کے مطابق بنائے گئے قوانین کے خلاف ہو تو ہرگز قابل قبول نہیں ہوگا۔

2۔ وزارت قانون فوراً اسلامی نظریاتی کونسل اور متحدہ علماء بورڈ سے مشاورت کے بعد پاکستان پینل کوڈ کے تحت تمام جرائم اور سزائیں قرآن و سنت کے مطابق تبدیل کر کے نئی پاکستان پینل کوڈ نافذ کروائے۔ وزارت قانون، اسلامی طرز انصاف کے نئے قوانین کے مطابق کریمنل / سول پروسیجرز اور پولیس ایکٹ بھی تبدیل کر کے پارلیمنٹ سے منظور کروائے۔ نئے قوانین کے تحت جب جج تھانے میں بیٹھیں گے تو محرر ایف آئی آر نہیں لکھے گا، ایف آئی آر جج کے سامنے لکھی جائے گی کیونکہ ایف آئی آر پر نگرانی انتہائی ضروری ہے تاکہ جھوٹی ایف آئی آر لکھ کر کسی بے گناہ کی زندگی تباہ نہ کی جاسکے۔ لہذا یہ ضروری ہے کہ ٹوکن نمبر آنے پر جب جج درخواست گزار کو سُننے گا تو جج کے سامنے بیان ہی ایف آئی آر ہوگی، تفتیشی عملہ جج کے سامنے بیٹھے گا۔ مخالف کی فوراً طلبی ہوگی اور ساری تفتیش جج اور درخواست گزار کے سامنے ہوگی۔ جج کے ساتھ چار مکاتب فکر کے 4 مفتی صاحبان اور 3 ماہر وکیل بھی بیٹھیں گے جو جج کی قانونی اور شرعی معاونت کریں گے تاکہ جج، مفتیان کرام اور ماہر وکلاء سے مشاورت کے بعد قرآن و سنت کی روشنی میں بنائے گئے قوانین کے تحت بہتر فیصلہ لکھ سکے۔ مفتی صاحبان اور وکلاء حضرات بھی فریقین / گواہان سے سوالات کر سکیں گے تاکہ

اصل حقائق فوراً جج کے سامنے لائے جاسکیں۔ ریکارڈ کیلئے مکمل عدالتی کارروائی کی ویڈیو بنائی جائے گی تاکہ جج اور تفتیشی افسر رشوت لے کر پک ناسکیں۔ نیز ہائی کورٹ کی نگرانی میں ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کنٹرول روم میں جج صاحبان کی نگرانی کیلئے مکمل مانیٹرنگ سسٹم بنایا جائے گا جس کو ہائی کورٹ کے مقرر کردہ ڈیوٹی جج صاحبان، وزارت قانون اور ہوم ڈیپارٹمنٹ کی معاونت سے مانیٹر کریں گے۔ تھانوں میں جج صاحبان، ایس ایچ او کی طرح مستقل وقت کیلئے ٹرانسفر ہوں گے جو 24 گھنٹے انصاف دینے کیلئے دستیاب ہوں گے۔ آئین پاکستان کے تحت قومی زبان اردو ہے لہذا ایف آئی آر جج کے سامنے اردو زبان میں ٹائپ ہوگی اور تمام فیصلے بھی اردو زبان میں لکھے جائیں گے۔ سول جج اور جوڈیشل مجسٹریٹس کے فیصلوں کی اپیلیں اُسی تھانے میں موجود ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کی عدالت میں سُنی جائیں گی۔ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کے فیصلوں کی اپیلیں ہائی کورٹ اور پھر سپریم کورٹ میں سُنی جائیں گی۔ جب جج صاحبان، مفتی صاحبان، وکلاء صاحبان، پولیس اور ادارے سب ایک جگہ پر ہوں گے تب مفت اور فوراً انصاف دینے میں آسانی ہوگی۔ یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ پولیس کلچر کے خاتمے، پولیس کی تھانوں میں رشوت کو ختم کرنے، تھانوں کو سیاسی اثر و رسوخ سے آزاد کروانے اور پولیس کی عوام کی نظروں میں عزت بڑھانے کیلئے یہ ضروری ہے کہ انصاف دینے کیلئے سب ذمہ دار ایک جگہ عوام کی دہلیز پر بیٹھیں جو کہ تھانہ ہے، کیونکہ جب تک جج تھانوں میں ٹرانسفر نہیں ہوں گے اور ٹوکن سسٹم کے تحت مقدمات نہیں سُنے جائیں گے اُس وقت تک مفت اور فوراً انصاف نہیں دیا جاسکتا۔ انصاف کے اس نظام میں 2 لاکھ سے زائد نوکریاں دی جائیں گی۔ ہر تھانے میں تقریباً 100 نوکریاں ہوں گی۔

3۔ سپریم کورٹ، ہائی کورٹس اور ماتحت عدالتوں کے تمام جج صاحبان قرآن و سنت کے مطابق فیصلے لکھنے کیلئے جوڈیشل اکیڈمی میں قاضی کا کورس کرنے کے پابند کیئے جاتے ہیں، جہاں وہ بارگاہ رسالت ﷺ اور خلافت راشدہ کے فیصلوں پر بھی عبور حاصل کریں گے۔ نیز لاء کالجوں میں بھی قاضی کا کورس کروایا جائے گا تاکہ لاء کالج کے طلبہ قانون اور قاضی کا کورس کر کے لاء کی ڈگری حاصل کر سکیں اور عدالتوں میں قانونی اور شرعی دلائل دے سکیں۔

4۔ قانون سازی کے بعد ہائی کورٹ تمام ماتحت عدالتوں کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج، جوڈیشل مجسٹریٹس، اور سول ججوں کی ٹرانسفر تھانوں میں کریں۔ سول ججوں کے پاس جوڈیشل مجسٹریٹس کے اختیارات بھی ہوں گے۔ ٹرانسفر کے 24 گھنٹوں کے بعد جج صاحبان تھانوں میں ٹوکن سسٹم کے تحت مقدمات سُننا شروع کریں تاکہ تھانے کی حدود کا کوئی بھی درخواست گزار اپنا سول یا فوجداری مقدمہ تھانے میں موجود متعلقہ جج کے پاس لے جاسکے اور مفت اور فوراً قرآن و سنت کے مطابق انصاف لے سکے تھانے کا تفتیشی عملہ مقدمے کی تفتیش جج کے سامنے کرے گا تاکہ کوئی تفتیشی افسر رشوت لے کر پک ناسکے۔ اگر تفتیش کیلئے اضافی

وقت درکار ہوگا تو تفتیشی مزید جسمانی ریمانڈ / تفتیش، ویڈیو ریکارڈنگ میں ڈیوٹی کمیشن کی نگرانی میں کریں گے تاکہ تفتیشی رشوت لے کر پک ناسکے۔ ڈیوٹی کمیشن کے ارکان میں 4 علماء کرام، 3 وکیل، 1 ڈاکٹر اور 2 آئی ٹی انجینئر شامل ہوں گے۔ تھانے میں موجود ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج، سول جج اور جوڈیشل مجسٹریٹ ہفتے میں ایک دن اپنے تھانے کی حدود میں 8 گھنٹے کھلی کچہری لگائیں گے تاکہ عوام کے سامنے بھی عدالت لگائی جاسکے اور انصاف کے نظام کے متعلق عوام کا اعتماد حاصل کیا جاسکے۔ جب جج صاحبان تھانے کی حدود میں ہفتے میں ایک دن 8 گھنٹے کھلی کچہری لگا کر مفت اور فوراً اسلامی طرز انصاف کے مطابق فیصلے کریں گے تو سارے پاکستان سے جرائم بھی ختم ہوں گے اور امن و امان قائم کرنے میں بھی مدد ملے گی۔ یہ بات یاد رہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل اور متحدہ علماء بورڈ جن سزاؤں کو سرعام دینے کی سفارش کریں گے، قانون سازی کے بعد وہ سزائیں سرعام دی جائیں گی۔

5۔ پاکستان کی سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس سمیت تمام ماتحت عدالتیں ٹوکن سسٹم کے تحت مقدمات سننے کی پابند کی جاتی ہیں۔ جو شخص بھی عدالت سے ٹوکن لے گا، عدالت اُس کو مفت اور فوراً قرآن و سنت کے مطابق انصاف دینے اور ٹوکن کلئیر کرنے کی پابند ہوگی۔ ماڈل کورٹ کے طور پر کسی بھی ایک تھانے میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج، سول جج اور جوڈیشل مجسٹریٹ ٹرانسفر کر کے اسلامی طرز انصاف کے تحت انصاف دینا شروع کیا جائے اور 15 دن میں انصاف دینے کے طریقہ کار کو بہتر بنانے کی جو بھی تجاویز آئیں، وزارت قانون اُن تجاویز کو اسلامی نظریاتی کونسل اور متحدہ علماء بورڈ کے مفتیانِ کرام کی مشاورت کے بعد بہتر بنا کر سارے پاکستان کے تھانوں میں جج صاحبان کی ٹرانسفر کرے تاکہ سارے پاکستان میں مفت اور فوراً اسلامی طرز انصاف کے نظام کو رائج کیا جاسکے۔ حکومت، ہائی کورٹ کے تمام جج ایک ہی جگہ پر رکھنے کی بجائے ہر تحصیل میں کم از کم 3 ہائی کورٹ کی عدالتیں قائم کرے گی تاکہ جج صاحبان ہر تحصیل کی اپیلیں تحصیل میں ہی اپنی نئی قائم شدہ عدالتوں میں سُن سکیں، اس اقدام سے سڑکوں پر ٹریفک کا لوڈ بھی کم ہوگا اور اپیل کیلئے ہائی کورٹ کے جج صاحبان بھی اپنی تحصیل میں اپیلیں سُننے کیلئے قریبی فاصلے پر موجود ہوں گے اور فریقین کو بھی زیادہ کرایہ خرچ نہیں کرنا پڑے گا، اسی طرح ہر ضلع میں سپریم کورٹ کے بھی بیج بنائے جائیں گے تاکہ ہائی کورٹ کی اپیلیں بھی اپنے ہی ضلع میں سپریم کورٹ کے نئے بنائے گئے بیج سُنیں۔

6۔ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس کے تمام جج صاحبان کے ساتھ بھی مفتیانِ کرام اور سول، فوجداری، کارپوریٹ سیکٹرا کاروباری لین دین، آئی ٹی اور زکوٰۃ و عشر / ٹیکس کے ماہر وکلاء صاحبان بھی شرعی اور قانونی معاونت کیلئے بیٹھیں گے تاکہ جج صاحبان کو مفتیانِ کرام اور ماہر وکلاء سے مشاورت کے بعد قرآن و سنت کے مطابق فیصلہ لکھنے میں آسانی ہو، اگر کوئی جج قرآن

وسنت کے مطابق فیصلہ نہ لکھے تو عدالت میں موجود مفتیانِ کرام یا وکلاء صاحبان فیصلے کے خلاف اپنا اختلافی نوٹ لکھ سکیں گے، آئین پاکستان عدلیہ کی آزادی گارنٹی کرتا ہے لیکن قرآن وسنت کے مطابق قانون سازی کے بعد آزادی کا مطلب ہرگز یہ نہ ہوگا کہ کوئی بھی جج دانستہ طور پر، یا ذاتی مفاد کی خاطر یا غیر مسلموں کو خوش کرنے کیلئے اپنا فیصلہ قرآن وسنت کے مطابق بنائے گئے قوانین کے خلاف لکھے، اگر کوئی جج اپنا فیصلہ قرآن وسنت کے مطابق بنائے گئے قوانین کے خلاف لکھے گا تو اُس جج کے خلاف سپریم جوڈیشل کونسل میں ریفرنس دائر کیا جائے گا۔ اسلامی نظریاتی کونسل اور متحدہ علماء بورڈ کے ارکان کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ جج کے خلاف سپریم جوڈیشل کونسل میں کیس لڑ سکیں، کیس کو لڑنے کیلئے وکلاء کے ساتھ ساتھ اسلامی نظریاتی کونسل کے ارکان کے علاوہ ہر علماء بورڈ کے 5 مفتیانِ کرام بھی اپنے دلائل دے سکیں گے، (یعنی اہلسنت، اہلحدیث، دیوبند اور اہل تشیع علماء بورڈز کے 5، 5 مفتیانِ کرام، کل 20 مفتی صاحبان) اپنے دلائل دے سکیں گے۔ سپریم جوڈیشل کونسل کے جج صاحبان دلائل دینے والے تمام ارکان کے دلائل سننے کے پابند ہوں گے اور جج کے خلاف ریفرنس کی تمام عدالتی کارروائی کی ویڈیو ریکارڈنگ ہوگی اور پاکستان کا کوئی بھی شہری اُس ریفرنس کی ویڈیو ریکارڈنگ حاصل کر سکے گا۔ اسلامی طرز انصاف کے قوانین میں اور ملکی مفاد میں یہ قانون بھی بنایا جائے کہ کوئی بھی وزیر، مشیر، جج، جرنیل اور سرکاری افسر اپنی ریٹائرمنٹ کے بعد 6 ماہ تک پاکستان سے باہر نہ جاسکے تاکہ اگر کسی کے خلاف قانونی کارروائی مقصود ہو تو وہ ریٹائرڈ شخص پاکستان میں عدالتی یا محکمانہ کارروائی کیلئے دستیاب ہو۔

7۔ وزارت قانون، اسلامی نظریاتی کونسل کی مشاورت سے ہر عدالت کو چاروں مکاتب فکر کے دارالافتاء سے منسلک کرے گی، اور ہر عدالت میں شرعی پہلو پر رہنمائی کیلئے متحدہ علماء بورڈ سے اہلسنت، اہل حدیث، دیوبند اور اہل تشیع کے ایک ایک مفتی صاحب کونج کی معاونت کیلئے 4 مفتی تعینات کرے گی۔ مفتیانِ کرام کی تنخواہ حکومت دے گی۔ مفتیانِ کرام پر حکومت کا کوئی دباؤ نہیں ہوگا بلکہ مفتیانِ کرام آزادانہ طور پر اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے دین کی ترجمانی کرتے ہوئے جج کی شرعی معاونت کریں گے۔ عدالتوں میں جج، مفتیانِ کرام اور ماہر وکلاء کی مشاورت کے بعد ہی اپنے فیصلے لکھیں گے۔

8۔ وزارت قانون 10 سال کے تجربے کے حامل 3، 3 وکیل ہر تھانے کی تینوں عدالتوں میں جج صاحبان کی قانونی معاونت کیلئے تعینات کرے گی۔ 3 وکلاء صاحبان میں (1۔ سول مقدمات کے ماہر، 1۔ فوجداری مقدمات کے ماہر اور 1۔ کارپوریٹ سیکٹر / کاروباری لین دین کے ماہر وکیل) ہر تھانے کی عدالت میں جج کے ساتھ بیٹھیں گے۔ وکلاء صاحبان کی تنخواہ حکومت دے گی۔ اگر کوئی درخواست گزار یا مخالف پارٹی اپنا وکیل ساتھ لانا چاہیں تو پہلے درخواست گزار اور مخالف پارٹیاں اپنا بیان جج کے سامنے خود دیں گی اور گواہان بھی اپنے بیان جج کے سامنے خود دیں گے، پھر بیانات کے پرنٹ نکالیں جائیں گے، پھر

وکلاء کو اجازت ہوگی کہ اپنی اپنی پارٹیوں کے حق میں دلائل دیں۔ کوئی بھی وکیل خود سے اور پہلے سے جھوٹے کیس تیار کر کے نہیں لائیں گے جیسا کہ دیکھنے میں آتا ہے کہ وکیل سارا کیس خود تیار کرتے ہیں جس میں اکثر جھوٹ لکھ دیا جاتا ہے اور وکیل اپنے کلائنٹ سے دستخط کروا کر عدالت میں پیش کرتے ہیں اور دستخط کرتے وقت کلائنٹ کو نہیں پتا ہوتا کہ وکیل نے کیا لکھا ہے، جس کی وجہ سے جھوٹ ثابت نہیں ہوتے اور کیس سالہ سال چلتے ہیں۔ لہذا جھوٹے مقدمات کے رُجھان کو ختم کرنے کیلئے وکیل پہلے اپنی پارٹی کے بیان جج کے سامنے خود قلمبند کروائیں گے تاکہ اگر بیانات جھوٹے ثابت ہوں تو فوراً جھوٹے بیانات دینے والوں کو وہیں پر سزائیں دی جاسکیں۔ جب دونوں جانب سے بیانات دیئے جا چکے ہوں، اُس کے بعد ہی وکلاء کو اجازت دی جائے گی کہ اپنی اور مخالف پارٹیوں کے بیانات کے پرنٹ حاصل کر کے اپنی اپنی پارٹیوں کی جانب سے دلائل دیں۔ یہ یاد رہے کہ عدالتوں میں کیس روزانہ کی بنیاد پر سُنے جائیں گے تاکہ گھنٹوں یا دنوں کے اندر فیصلے ہوں، ناکہ مہینوں اور سالوں میں۔ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ میں اپیلیں وکلاء صاحبان خود تیار کر کے لائیں گے اور ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے جج صاحبان کو یہ اختیار ہوگا کہ ضرورت پڑنے پر فریقین کا نقطہ نظر بھی سُنیں تاکہ انصاف فراہم کرنے کے مکمل نظام اور طریقہ کار میں کوئی فریق یہ ناکہ سکے کہ اُسے مکمل سُنا نہیں گیا۔

9۔ صوبائی حکومتیں اپنی ضلعی انتظامیہ سے 12 اداروں (نادرا، اراضی ریکارڈ، 5 موبائل سم، اسلحہ، موٹر سائیکل / کار رجسٹریشن، پاسپورٹ، بجلی اور گیس) کے کمپیوٹر سپریم کورٹ، ہائی کورٹ اور ہر تھانے کی تینوں عدالتوں میں لگانے کیلئے 30 دن میں کام مکمل کرے، تاکہ متعلقہ اداروں کی تفصیلات فوراً عدالت میں جج کے سامنے 2 بڑی ایل سی ڈیز پر دیکھی جاسکیں اور فوراً ٹوکن کلیئر کر کے مفت اور فوراً انصاف دیا جاسکے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر تھانے کی حدود کا تمام اراضی ریکارڈ (پٹوار خانہ) ضلعی انتظامیہ تھانے میں منتقل کرے اور متعلقہ پٹواری تھانے کی بلڈنگ میں اراضی کے تمام معاملات دیکھے تاکہ ضرورت پڑنے پر عدالت فوراً ریکارڈ منگوا کر دیکھ سکے اور ٹوکن کلیئر کر کے فوری انصاف دے سکے۔ اراضی کی تفصیلات اور معلومات لینے کیلئے پٹواری حضرات سے ملاقات کرنے والوں کا بھی مکمل ریکارڈ تھانے کی بلڈنگ میں رکھا جائے گا۔

10۔ تمام ٹی وی چینلز اور کیبل آپریٹرز ٹی وی سے ہر قسم کی بے حیائی ختم کرنے کے پابند کیئے جاتے ہیں تاکہ نسلیں تباہی سے بچائی جاسکیں اور اس کے ساتھ ساتھ تمام صوبے اور آئی جی پولیس 7 دن کے اندر جوئے / بے حیائی کے اڈوں، شراب اور منشیات کی خرید و فروخت ختم کرنے کے بھی پابند کیئے جاتے ہیں۔